بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر

# اخبار الحکم

قادیان دار الامن والامان ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ مطابق ۱۲ اگست ۱۸۹۹ء

## مکتوب امام الزمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علیشاہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ - بعد سلام مسنون آنمخدوم کا عنایت نامہ پہونچا یہ عاجز اگرچہ بہت چاہتا ہے کہ آنمخدوم کے بار بار بلانے کی تعمیل کرے مگر کچھ خداوند کریم ہی کی طرف سے ایسے اسباب آپڑتے ہین کہ رُک جاتا ہون نہین معلوم کہ حضرت احدیت کی کیا مرضی ہے عاجز بندہ بغیر اُس کی مشیت کے قدم اٹھا نہین سکتا

ایک رات **خواب** مین دیکھا کہ کسی مکان پر جو یاد نہین رہا یہ عاجز موجود ہے اور بہت سے نئے نئے آدمی جنسے سابق تعارف نہین ملنے کو آئے ہوئے ہین اور **آپ** بھی اُن کے ساتھ موجود ہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور مکان ہے **اُن لوگون نے** اس عاجز مین کوئی بات دیکھی ہے جو اُنکو **ناگوار** گذری ہے سو اُن **سب کے دل منقطع ہوگئے** اُس وقت مجھکو کہا **وضع بدل لو** مینے کہا کہ نہین **بدعت ہے** سو وہ لوگ بیزار ہوگئے اور ایک دوسرے مکان مین جو ساتھ ہے بیٹھ گئے تب شاید آپ بھی ساتھ ہین - مین آپ کے پاس گیا تا اپنی امامت سے اُن کو نماز پڑھاؤن پھر بھی اُنھون نے بیزاری سے کہا کہ ہم نماز پڑھ چکے ہین تب اس عاجز نے اُن سے علحدہ ہونا اور کنارہ کرنا چاہا اور باہر نکلنے کے لئے قدم اُٹھایا معلوم ہوا کہ اُن سب مین سے **ایک شخص** چلا آتا ہے جب نظر اُٹھا کر دیکھا تو **آپ ہین**

اب اگرچہ خوابون مین تعینات معتبر نہین ہوتے اور اگر خدا چاہے تو تقدیرات معلقہ کو مبدل بھی کردیتا ہے لیکن اندیشہ ہی گذرتا ہے کہ خدانخواستہ وہ آپ ہی کا شبیہ نہ ہو۔

لوگون کے شوق اور ارادت پر آپ خوش نہ ہون - حقیقی شوق اور ارادت کہ جو لغزش اور ابتلا کے مقابلہ پر کچھ ٹھہر سکے لاکھون مین سے کسی ایک کو ہوتا ہے ورنہ اکثر لوگون کے دل تہوڑی تھوڑی بات مین بدظنی کیطرف جُھک جاتے ہین اور پھر پہلے حال سے پچھلا حال اُن کا بدتر ہوجاتا ہے بمصداق الارادت وہ شخص ہے کہ جو رابطہ توڑنے کے لیے جلد تر طیار نہ ہوجاوے اور اگر ایسا شخص جسپر ارادت ہی کسی فسق اور معصیت مین مبتلا نظر آوے یا کسی اور قسم کا ظلم اور تعدی اس کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا دیکھے یا کچھ اسباب اور اشیا منہیات کے اس کے مکان پر موجود پاوے تو جلد تر اپنے جامہ سے باہر نہ آوے اور اپنی دیرینہ خدمت اور ارادت کو ایک ساعت مین برباد نہ کرے بلکہ یقینًا دل مین سمجھے کہ یہ ایک ابتلا ہے جو میرے لئے پیش آیا اور اپنی ارادت اور عقیدت مین ایک ذرہ فتور پیدا نہ کرے اور کوئی اعتراض پیش نہ کرے اور خدا سے چاہے کہ اُسکو اس ابتلا سے نجات بخشے اور اگر ایسا نہین تو کسی نہ کسی وقت اس کے لئے ٹھوکر درپیش ہے۔

جنپر خدا کی نظر لطف ہے اُن کو خدا نے ایک مشرب پر نہین رکھا بعض کو کوئی مشرب بخشا اور بعض کو کوئی اور - ان لوگون مین ایسے مشرب بھی ہین کہ جو ظاہری علماء کی

سمجھ سے بہت دور ہیں حضرت موسیٰ
جیسے اولو العزم مرسل خضر کے کاموں کو
دیکھکر سراسیمہ اور حیران ہوئے اور
ہرچند وعدہ بھی کیا کہ میں اعتراض نہیں
کرونگا بہ جوش شریعت سے اعتراض
کر بیٹھے اور وہ اپنے حال میں معذور تھے
اور خضر اپنے حال میں معذور تھا غرض
اس مشرب کے لوگوں کی خدمت میں
ارادت کے ساتھ آنا آسان ہے مگر
ارادت کو سلامت لے جانا مشکل ہے
بات یہ ہے کہ خدا کو ہر ایک
زاہد کا ابتلا منظور ہے تا وہ اُن پر اُنکی
چھپی ہوئی بیماریاں ظاہر کرے سو نہایت
بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اس ابتلا کے
وقت تباہ ہو جائے کاش اگر وہ دور
کا دور ہی رہتا۔ تو اس کے لئے اچھا ہوتا
ابوجہل جو سب سے زیادہ
شریر تھا رسالت کے زمانہ نے اُسکا
پردہ فاش کیا اگر کسی بعد کی صدی میں
کسی مسلمان کے گھر پیدا ہو جاتا تو شاید
وہ خبث اُس کی چھپی رہتی سو خبث امتحان
ہی سے ظاہر ہوتے ہیں۔ بہتر یہ ہے
کہ آنمخدوم ابھی اس عاجز کی تکلیف بیعت
کے لئے بہت زور نہ دیں کہ کئی اندیشوں کا
محل ہے۔ یہ عاجز معمولی زاہدوں اور
عابدوں کے مشرب پر نہیں اور نہ
ان کی رسم اور عادت کے مطابق
اوقات رکھتا ہے بلکہ ان کے پیرایہ سے
نہایت بیگانہ اور دور ہے سیفعل
الله ما یشاء اگر خدا نے چاہا تو وہ
قادر ہے کہ اپنے خاص ایما سے اجازت
فرماوے ہر ایک کو اسجگہ کے آنے سے
روکدیں اور جو پردہ غیب میں مخفی ہے
اس کے ظہور کے منتظر رہیں باقی سب
خیریت ہے ۱۰ ار جنوری ۱۸۸۳ء مطابق ۸ ار
ربیع الاول ۱۳۰۲ھ

## یہ مکتوب مقدس

خوب غور سے پڑھا جاوے کیونکہ اس سے اس عظیم الشان
پیشگوئی کا پتہ لگتا ہے جو عباس علی کے انکار سے وابستہ
ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس نے
سترہ برس پہلے ایک واقعہ کی خبر دی
اور وہ پوری ہوئی۔ (ایڈیٹر)

# مِعیارُ الصّادقین

۲۵ اگست ۱۸۹۹ء کے جمعہ کے خطبہ میں
ہمارے محسن و مخدوم حضرت مولانا
مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی
نے جو مضمون بیان فرمایا اس میں
ایک راستباز مامور من اللہ مؤید بتائید
کی شناخت پر قرآن کریم کی ایک آیتہ
شریفہ سے استنباط کیا گیا تھا۔ اس لئے
آج کے خطبہ کو ہم مندرجہ بالا عنوان
سے لکھتے ہیں قرآن کریم
میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مرسل اور
مامور بندوں کی شناخت اور امتیاز
کے مختلف اصول بتلائے ہیں انمیں
سے ایک اصول امتیازی
نشان جو خصوصیت کے ساتھ مامور کو
دیا جاتا ہے وہ ہے جو ہمارے محسن
و مخدوم نے بیان فرمایا
اب کسی تمہید کے بغیر ہم
مولانا صاحب کی تقریر
کو درج کرتے
ہیں

(ایڈیٹر)

# اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا

میرے دل میں ایک خیال ہے۔ خیال
نہیں بلکہ اک عرصہ دراز کی فکر اور
غور کا یقینی نتیجہ اور تجربہ جسنے میرے
دل کو ایک طاقت اور میری روح کو
ایک لذت بخشی ہے اور جسنے مجھے
بصیرت کے ساتھ اُن باتوں پر پہنچا دیا ہے
جو اس آیت کے متعلق اپنے دوستوں
کو سناتا ہوں۔
خدا فرماتا ہے ہماری ابدی
عادت اور لاتبدیل سُنت ہے کہ اسدنیا
کی زندگی میں اپنے رسولوں کو نصرت

رسولوں کو بلکہ ان کے سچے متبعین مؤمنین
کو بھی ایک امتیازی نصرت کا نشان دیتے
ہیں۔ اور اُسدن کہ جب کل اولیاء و انبیاء
کل راستباز اور صادق غرضیکہ کل مخلوق
اس میدان محشر میں جمع ہوگی اُن کو اور بھی
عزت و امتیاز دیا جائے گا۔
یہ ایک قانون الٰہی ہے جو مرسلین
اور مؤمنین کے ساتھ ایک خصوصیت
رکھتا ہے۔ میں ابھی بتلاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ
کی اس سنت محکمہ نے مختلف اوقات میں
کیونکر اپنی صداقت کی چمکار دکھلائی ہے
اور کیونکر ہر زمانہ میں اس کے تجربہ نے
گواہی دی ہے۔ میں یہ بھی بتلاؤں گا۔
کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بیّن اور کبھی کبھی بھی
خطا نہ کرنے والا وعدہ قرآن کریم کی
عظمت اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زبردست
ثبوت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کامل رسالت کی بُرہان اپنے اندر رکھتا
ہے کیونکہ جب اس کو ہم بالکل اپنے
الفاظ کے ساتھ پورا ہوتا ہوا ہر زمانہ
میں دیکھتے ہیں تو کسقدر ایمان اللہ تعالیٰ
کی مقتدر ہستی اس کی پاک اور کامل کتاب
اور اس کے اصفی الاصفیا نامی کامل پر
بڑھتا ہے۔
ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی
شخص کسی بڑے آدمی سے دوستی رکھتا ہے
تو اس کی دوستی کے ایسے بیّن ثبوت اسکو
پاس ہوتے ہیں کہ دنیا کو پتہ لگ جاتا ہے
اور وہ خود سمجھ جاتی ہے کہ فلاں عظیم
الشان انسان سے اسکا تعلق ہے۔ ایک
جلیل القدر بادشاہ کا مقرب کیونکر مقرب
سمجھا جاتا ہے اُس کے پاس امتیاز کا ایک
علانیہ اور روشن نشان ہوتا ہے بادشاہ
کے آئے دن انعام و اکرام اور اس کو
مختلف قسم کے رتبے اور اعزاز عنایت
کرنا اس کی باتوں کو سننا اس کی خاطر سے
بعض انتظاموں کو جو لوگوں کی نظر میں لاتبدیل
اور غیر ممکن سمجھے گئے ہوں بدلدینا۔ یہ ایسی
باتیں ہوتی ہیں جو عام طور پر مقرب بارگاہ
سلطانی کی شناخت کا معیار سمجھی جاتی ہیں۔
مگر ایک شخص جو کہیں دور سے
بادشاہ کی کسی بات کو سنکر یہ کہتا ہے کہ میںنے

بادشاہ کی بات سنی اُس کے الفاظ بہری گنبد کان مین گونجے کیا اُسکو سزاوار ہی کہ وہ یہ دعوے کرے کہ مین بادشاہ کا مقرب ہون وہ فخر نہین کرسکتا۔ اور اگر وہ ایسا دعوے کرے تو اُسکی ضرور خبطی اور بے سمجھہ کہا جاویگا اور کوئی دانشمند اُس کی اثبات پر بدون کسی ایسے امتیازی نشان کے جو ایک مقرب سلطانی کو ملتے ہین ہرگز ہرگز یقین نہ کرے گا۔ الغرض مین سمجھتا ہون کہ اسبات کا سمجھہ لینا مشکل نہین کہ تقرب کے لئے خواہ کسی سے ہو خاص نشان ہین اور وہ ایسے عام ہوتے ہین کہ مقرب الیہ کی طاقت اور قوت کے آثار اپنے مقرب مین جلوہ گر ہوتے ہین اور وہ سب اُن کو شناخت کرسکتے ہین جو ایک فراست اور روشنی اپنے اندر رکھتے ہین۔

مین اس شبہ کو بھی ساتھ دور کر دینا چاہتا ہون کہ یہ نشانات عام طور پر لئے ہین جنکو سب جانتے ہین بعض خاص نشان بھی اُسکو دئے جاتے ہین جس سے عام لوگ کسی قسم کا اندازہ کرنے کی سمجھہ نہین رکھتے۔ اور بعض نادان جو اپنی اندرونی بیماریون کی وجہ سے غور و فکر کی قوتین کھو بیٹھتے ہین وہ ان نشانات کو دیکھکر بھی بہک جاتے ہین۔ غرض یہ ایک عام اصول ہے جو اس مادی نظام مین ہم دیکھتے ہین اور جس سے انکار نہین ہوسکتا اسی طرح اس کے ہمرنگ روحانی دنیا کا ایک نظام اور قانون ہے جسکو اللہ تعالے نے اس آیت مین جو مینے پڑھی ہے بیان فرمایا ہے۔ آج ہم دیکھتے ہین کہ بہت سے مدعی موجود ہین جو تقرب الٰہی کا دعوے کرتے ہین۔ کوئی گدی نشین اور سجادہ نشین ہونے کا مدعی ہے۔ کوئی خلق اللہ کی مشکلکشائی اپنی مٹھی مین قرار دیتا ہے بلا خیال اس امر کے کہ تعظیم لامر اللہ کے مخالف ہے یا موافق۔ اسی طرح بہت سے دعویدار موجود ہین۔ پس کیا معیار ہے جس سے ان مدعیون کے دعاوی کی تحقیق اور کامل جانچ پڑتال ہو کر ایک صادق راستباز شناخت ہو؟ کیا یہ معاملہ کچہ ملتبس اور مشکوک ہے اور کیا خدا نے راستی اور صداقت کے طلبگارون کو ایک حیرانی مین ڈال رکھا ہے اور کوئی راہ امتیاز کا نہین رکھا؟ دنیا کے جسمانی اور مادی عالم مین ہر ایک چیز کی شناخت کے لئے مختلف معیار ہین سونے چاندی کی کسوٹیان موجود ہین۔ حساب کے پیمانے اور ناپ تول کے اوزان مقرر ہین پھر کیا روحانی عالم کے لئے جو انسان کی زندگی کا اصل مقصود اور محبوب ہے کوئی معیار نہین؟ نہین نہین ہے اور زبردست معیار موجود ہے جو انسان کو گھبراہٹ اور حیرت کی تاریکی سے نکال کر یقین اور صداقت کی روشنی مین لے آتا ہے۔

وہ عظیم الشان معیار اور کبھی خطا نہ کرنے والا محک جسپر توریت اور تمام صحف انبیاء نے مدار رکھا ہے اور جسکو آخر کامل و خاتم الکتب کتاب نے معیار قرار دیا ہے اور جو ثابت کرتا ہے کہ ایک راستباز کب خدا کیطرف سے مامور اور مؤید ہوتا ہے یہ ہے کہ الہام مین ایسی پیشگوئیان ہون جنمین اقتدار اور قاہری طاقت ہو۔ اور خدا کے وجود کو بتلا دینے والی اور کپکپا دینے والی قدرت ہو اور پھر اللہ جلشانہ ٹھیک اُسی طرح جسطرح اُس کے الفاظ کا منشا ہو جو پیشگوئی مین موجود ہے اُسکو پورا کر دے۔ بڑے بڑے عقلمند اور دانشمند زمانہ سچائی کے معیار مقرر کرنے مین ٹھوکرین کھاتے رہتے ہین۔

مینے یورپ کے بڑے بڑے فلاسفرون کی کتابین پڑھی ہین اور دیکھا ہے کہ اس امر نے اُن کو سخت حیران کیا ہے؟ بلکہ ایک تو راستی اور صداقت کے موجود ہونے سے ہی منکر ہو بیٹھا اور دنیا کی ہر بات کو خواہ وہ تجربہ صحیحہ سے بھی کیسی ہی ثابت شدہ صداقت کیون نہ ہو؟ ایک ظنی امر خیال کرتا ہے۔ مگر خدا کی روشن کتاب یہ معیار بتلاتی ہے اور بس یہی معیار ہے۔ تجربہ اور تاریخ شہادت دیتی ہے کہ ایک بیکس بےبس بےحشم کوئی مدد لشکر اور سامان اُس کے ساتھ نہین اُسی بےکسی کیحالت مین کہتا ہے کہ دیکھو مین مظفر و منصور ہونگا اور میرے دشمن کے شامل حال خذلان اور ناکامی ہوگی۔ خدا کا مقابلہ کرنے والا ہلاک ہوگا۔ یہ بات ایسی ہے کہ اُسوقت ناعاقبت اندیش مخالفون کے نزدیک ایک معمولی بات تھی مگر آخر واقعات نے دکھلا دیا کہ کامیابی نے کس کی رکاب کو چوما۔ اور ذلت و ناکامی نے کس کو اپنی گود مین اُٹھایا۔ یہ بات ایسی ثابت شدہ صداقت ہے کہ کوئی فلسفی اور عقل پرست اسکو رد نہین کرسکتا۔ احمقون نے بڑے بڑے اعتراضات معجزات پر کئے ہین اور اپنے خیال مین معجزہ کی ایسی تعریف کی ہے کہ اُسپر اعتراض ہونا چاہیئے۔ مینے جہانتک معجزات پر اعتراض کرنے والون کی رائے کی تو زین کی ہے یہی معلوم ہوا ہے کہ ایک گدھا دوسرے گدھے کی پیروی کرتا رہا ہے۔ ان نادانون کو جو اسلام اور اُس کے کامل ہادی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت پر حرف لانے والے تھے خدا نے رد کر دیا اور محروم کر کے اپنی معرفت اور نور کا کرشمہ کسی اور کے ذریعہ سے دکھایا جو اس صدی کا مجدد اور امت مرحومہ کے موعود کا مسیح اور گرانی قوم کا مہدی ہے اُس نے اس راز کو کھولا۔ کہ قرآن کریم نے جس معجزہ کا دعویٰ کیا ہے اور جو قیامت تک تازہ اور تیار ہیگا اور کوئی اُسے رد نہین کرسکتا وہ ہی غالب اور مقتدر پیشگوئی کرنا اور پھر اُس کا پورا ہونا۔ کیونکہ یہ تو ایک مسلّم امر ہے کہ ایک محدود خیالات محدود قوت کا انسان جو آئے دن ضعف اور بیماریون کا عرضہ بنا ہوا ہے۔ پس ایسی ضعیف ہستی جو قدرت کے نشانات کی نشانہ ہو رہی ہے ممکن نہین ایک ہیبت و جبروت

اصلاح — ہمارے الحکم نمبر [illegible] جلد ۳ [illegible] ان کبیرون مین ... اور امتحان اصول کا سلسلہ نہین ہوتا اس سے منافق اور مومن اور فاسق اور فاجر اور متقی اور صالح کی امتیاز اور تمیز کا کوئی سلسلہ نہین -

بھری ہوئی پیشگوئی کر سکے اور پھر اُسی طرح پوری بھی ہو-

لہذا جب کہ صحیفون اور کلام اللہ کی بنا پر خدا کے مقرب کا یہ نشان ہے کہ خدا اُن سے کلام کرتا ہے اور اُس مین خدا کے اقتداری اور جبروتی پیشگوئیان ہوتی ہین- اور وہ نہین ٹل سکتین - زمین و آسمان ٹل جاوین مگر خدا کی باتین پوری ہی ہوتی ہین - یہ پیشگوئیان بتلا رہی ہین کہ وہ خدا سے ہے اور خدا مین ہو کر بولتا ہے لیکن ایک آدمی جو کہتا ہے کہ مجھے الہام ہوتا ہے اور میری دعا سے فلان صاحب کے گھر لڑکا ہو گیا اس کا کیا ثبوت ہے- ایسا ہر ایک شخص کہتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے میرے دوستو! جب تک اُس کے کلام مین خدیانہ پیشگوئی نہین اور پھر وہ اپنے الفاظ کے منشا کے موافق پوری نہین ہوتی اُس کی باتین نری باتین ہی باتین ہین - مین کسقدر خوشی سرور اور بصیرت سے سناتا ہون **انا لننصر رسلنا** یعنی ہم کو اپنی ذات کی قسم ہے ہماری خدائی یون ہی چلتی ہے ہان ہماری الوہیت کا یہی اقتضا ہے کہ ہم اپنے رسولون کی نصرت کرتے ہین اور پھر یہ نصرت ادھار نہین اور وعدہ ہی کے رنگ مین نہین بلکہ اسی دنیا مین دکھا دیتے ہین کہ وہ سچے ہین اور پھر اُن کے ساتھ والے سچے مومن اور متبع بھی اس نصرت سے بہرہ ور ہوتے ہین -

اب یہ ایک معیار ہے جو خدا تعالے نے خود اپنے صادقون راستبازون اور مامورین کی حقیقت اور صداقت کی پرکھ کے لئے مقرر کیا ہے آج جو مدعی اس کا ہو بہتر اور مناسب یہی ہے کہ اُس کے دعوے کو اس کسوٹی پر پرکھ لین - کچھ ضرور نہین کہ لفظی بحثون اور فضول جھگڑون مین پڑین - خدا کا مقرر کردہ معیار موجود ہے اسپر آزماؤ حضرت اقدس جناب **مسیح موعود** کے متعلق اکثر لوگ پوچھتے ہین کہ کیا ثبوت ہے

مین کہتا ہون **انا لننصر رسلنا** خدا کا فرمودہ ہے اگر اُس کی تائید اور نصرت اُسی نہج اور طریق سے ہوتی ہے جسطرح پر مامورمن اللہ نصرت پاتے ہین تو پھر ماننے مین کیا عذر! مین تو دعوے کے ساتھ اور نری لاف و گزاف کے طور پر نہین ایک لمبے تجربہ کے بعد سالہاسال اُنکے پاس بیٹھکر اور دیکھکر اب بصیرت کے ساتھ کہتا ہون کہ خدا کی روح پاک کی باتین اُس کے مُنہ سے نکلتی ہین- وقت سے پہلے ہر ایک قسم کا عجز اُسے گھیرے ہوئے ہوتا ہے- یہ ناتوان کمزور اور بیمار ہستی جو دنیا مین کوئی جتھا اور برادری نہین رکھتی کوئی طاقت اور قوت اُسے حاصل نہین پھر وہ کس زور اور جرأت کے ساتھ کہتا ہے **انا الفتاح افتح لک فتحا مبینا** یہ الفاظ اُس کے مُنہ سے نکلتے ہین- جیسے یہ الفاظ لاہور کے عظیم الشان مجمع مین جو بابو میران بخش کی کوٹھی پر ہوا تھا اُس وقت سنے تھے جب کہ مولوی **محمد حسین** پاس کی ایک مسجد کی شکستہ اور منہدم دیوار پر چلا چلا کر کہتا تھا کہ یہ جھوٹا ہے بیشک ایک مادی آدمی کو جس کی نگاہ مین دھندلاپن ہے اور جو دور تک پہونچ نہین سکتی ایسا ہی کہنا چاہیئے اسوقت تکفیر کا زور تھا- کوئی جماعت ساتھ تھی - کسی قسم کی نصرت کا نشان نہ تھا- ایک پودہ تھا کہ جس کا ڈھنٹل تک بھی نہ نکلا تھا اُس وقت یہ عجز و بیکسی کی تصویر پکار پکار کر کئی ہزار آدمی کے مجمع مین کہہ رہی تھی کہ خدا نے مجھے کہا ہے کہ **مین جیت جاؤن گا تم گواہ رہو** اور مجھے اُس نے کہا ہے **کہ تیری دشمن تھوڑیون کے بل گرین گے اور کہین گے کہ الخدا کے مسیح ہمارے لئے خدا سے استغفار کر ہمنے نہین پہچانا** سات برس سے پیچھے نکل جاؤ اور اب بیٹھ دیکھلو کہ خدا کی کیسی نصرتین شامل حال ہوئی ہین اب وہی پودہ ایک بڑکا درخت ہے اور اس کو کوئی ہلا نہین سکتا- اور ابداً ابداً نہین ہلا سکتا- واقعات نے بتلا دیا ہے کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اور اس کا بانی خدا سے ہے - کس طرح خدا نے دکھایا کہ وہ اپنے مامورین کی کیسی نصرتین کرتا ہے- نادان مخالفون نے کیا کیا منصوبے کئے قتل کی دہمکیان دین- اقدام قتل کے مقدمہ مین پھنسانا چاہا- سرکار دربار مین چغلیان کھائین مگر خدا نے نصرت کی **وکفی بہ ناصرا**

میرے دوستو! اب کیا چاہتے ہو خدا کی نصرتون کا وقت ہے **امام** کے ساتھ ہو لو- اُس کی اتباع مین وہ لذت پاؤ جو دائمی ہے- اپنے آپ کو اس قابل بنا لو کہ اللہ تعالے ہمارا ناصر ہو-

مین اس وقت **خطبہ** کی گھڑی مین جو قبولیت دعا کی گھڑی ہے اپنے لئے اور اپنے دوستون کے لئے دعا کرتا ہون اور اپنے **امام** کی خدمت مین التماس کرتا ہون کہ وہ آمین کہے کیونکہ اُس کی آمین رد نہین ہوتی- کہ خدا تعالے ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے ہر ایک قسم کی کجی اور زیغ سے بچاوے مجھے راتدن اس فکر نے گداز کر رکھا ہے ایسا نہ ہو کہ اس پاک سلسلہ سے کٹ جاؤن خدا تعالے مجھے اور سب احباب کو محفوظ رکھے اور ہمارا پیوند اس شجرہ طیبہ سے رہے اور ہر ایک قسم کی برائی سے بچاوے اور تقوی اور خشیت الٰہی کی توفیق رفیق حال ہو

آمین

**وھو ولی التوفیق**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العلی العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم

## دوستو اک نظر خدا کیلئے

مسیح موعود کے جان نثار خادم - حضور

ممدوح ایدہ اللہ کے مقاصد سے واقف دینی ضرورتون کے مہیا کرنیکی پیاس رکھنے والی قوم۔ پھر مین ناحق کا درد سر اُٹھا کر قصہ کو لمبا کرون۔ زمانہ کے معروف چکنے چپڑے فقرے لکھون کیا حاصل۔ صاف اور سیدھی بات کہے دیتا ہون۔ کہ

## مدرسہ تعلیم الاسلام

کو آپ کی ہمدردی کی سخت ضرورت ہے۔ ممکن ہے کہ اب تک بعض کو معلوم نہ ہو کہ مدرسہ کا خرچ کہانتک بڑھ گیا ہے اور یہی وجہ اُن کی بے التفاتی کی ہو۔

سوسُن لو۔ یکم اگست سے مدرسہ کا ماہوار خرچ ایک سو گیارہ روپیہ ماشاءاللہ ہوگیا ہے علاوہ ماسٹر شیر علی صاحب بی۔اے۔ کے ایک لائق ٹرینڈ انڈر گریجوایٹ سکنڈ ماسٹر منگوایا گیا ہے ان سب پر بورڈنگ ہوس بنانے کے لئے روپیہ درکار ہے کیونکہ مدرسہ کی ترقی طلباء قطعاً اسی پر موقوف ہے دائمی چندہ دینے والے مقدرت میں کچھہ اضافہ کرین غافل ہوشیار ہوجائین اور خدا کے لئے مافات کی تلافی کرین اور مقدور والے اچھی یکمشت رقمون سے اعانت کرکے اجرلین والسلام۔

**المشتہر**

عبد الکریم سیالکوٹی منجانب سکرٹری مدرسہ

**تعلیم الاسلام**

## مقدمہ خارج

نہایت خوشی سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ گوڑگانوہ والا مقدمہ دیوانی اصغر حسین بنام حضرت اقدس خارج ہوا مفصل حالات پھر۔ اخبار عام اور ست دھرم پرچارک وغیرہ وغیرہ ہندو اخبارات جو قبل از مرگ واویلا شور مچاتے تھے اور طرح طرح کی لن ترانیاں ہانکتے تھے سوچین۔ اور اپنی ریمارک پڑھکر کچھہ شرم کرین کہ کرنی والے صاف بچ گیا ہین

―――― (ایڈیٹر)

# حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ

# کا

# ایک اور گرامی نامہ

## مولوی عبدالجبار غزنوی ثم امرتسری کے نام

ذیل مین ہم اپنے محسن و مخدوم حضرت مولنا مولوی حکیم **نورالدین** صاحب سلمہ ربہ کا ایک اور گرانقدر گرامی نامہ درج کرتے ہین جو مولوی **عبدالجبار** غزنوی ثم امرتسری کے نام آپ نے مسلمانون کی اس حالت پر رحم کھاکر درد دل سے لکھا تھا۔ جو آجکل روحانی طور پر خصوصاً بگڑ رہی ہے۔ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ یہ بتلایا جاوے کہ یہ خط کیون لکھا گیا اور اس کا کیا نتیجہ ہوا۔

ہمارے ناظرین سے یہ امر اب پوشیدہ نہین رہا۔ کہ لاہور مین منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ نے کچھہ دنون سے الہامی رنگ مین حضرت اقدس کی مخالفت کا اظہار کیا ہے۔ اور اپنے دو چار پُرانے رُفقا کی دوست نوازی کی بنا پر کچھہ ہاتھہ پیر نکالے ہین چونکہ اس سے ایک عظیم الشان اور خطرناک حربہ اسلام پر ہوتا ہے کہ جب کہ ایک ہی مقدس ذات سے الہامات کا سلسلہ جاری ہے پھر کیا وجہ ہے کہ متضاد الہام ہون؟ ایک کو **اول المومنین** اور **مسیح موعود** ہونے کا الہام ہو اور دوسرے کو اس کے خلاف۔ اس لئے حضرت اقدس فی عامۃ المسلمین کی بہی خواہی کے لئے چاہا۔ کہ ان مخالف الہامون کو جمع کرکے توجہ کیجاوے تاکہ اللہ تعالے کوئی فیصلہ اور یقین کی راہ نکالدے۔ اس پر ہمارے محسن و مخدوم حضرت مولانا نے غزنوی گروہ کے امام کے نام ذیل کا خط لکھا تاکہ اُن کے پاس جو الہام حضرت اقدس کے خلاف موجود ہون وہ لکھکر بھیجدین۔ ان خطوط سے جو مختلف اوقات مین کبھی حافظ محمد یوسف کبھی منشی الٰہی بخش کبھی مولوی عبدالجبار وغیرہ کے نام لکھے گئے کوئی غرض اور غائت بجز اس کے نہتی کہ تا مسلمانون پر رحم کرکے اُنکو اُس ٹھوکر سے بچایا جاتا اور اُس صدمہ سے محفوظ رکھا جاتا جو اُن کو اس ابتلا سے پہنچ سکتا تھا۔ مگر افسوس اور صد افسوس کہ ان لوگون کو رحم نہ آیا اور حوصلہ نہ پڑا۔ کہ ان الہامات کو شائع کرتے یا اُن کی ایک نقل ہی جیسا کہ مانگی گئی تھی دیتے۔ مولانا صاحب کے اس خط پر یہی جواب دیا گیا کہ ہمارے پاس کوئی نقل نہین۔ اور بجائے اسکے کہ مولانا صاحب کی اس درد دل کی جو انکو مسلمانون کی ایسی حالت پر ہمیشہ پہنچتا ہے کچھہ قدر کی جاتی اور اُن کے سچے اخلاص سے فائدہ اُٹھایا جاتا یہ مشہور کیا گیا کہ حضرت مولانا صاحب نے معاذ اللہ حضرت اقدس سے قطع تعلق کرلیا ہے غرض جھوٹی اور ناپاک افواہین اُڑائی گئین جنکی تردید الحکم کے ذریعہ ہم خود اور حضرت مولانا کے خطوط سے کرچکے ہین اور اس خط کے اندراج کا وعدہ بھی کیا تھا علاوہ اس کے ملہم پارٹی کے نام خطوط کے سلسلہ مین سے یہ ایک خط ہے اس لئے اس کو درج کرنا ضروری سمجھا۔

اُمید ہے کہ ہمارے ناظرین اور عام پڑھنے والون کے لئے فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ ایڈیٹر۔

## اور وہ گرامی نامہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم خاتم الانبیاء والہ مع التسلیم۔

من نورالدین الی الفاضل عبدالجبار

امابعد۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نفیر خاکسار نے آپ کی کتاب تلبیس ابلیس بھیجدی ہے ان شاء الله تعالے پہنچی ہوگی اس وقت اپنا رضاعی برادر حافظ محی الدین ایک دینی غرض کے لئے روانہ کرتا ہون اور وہ یہ ہے کہ ان الدنیا قد فسدت بلادھا عامرة وھی خراب الا من کان الله و فی عون الله فله الفوز وحسن ماب

جناب من۔ ایک دردمند دل جسکو الٰہی رضامندی مقصود ہے وہ بھی بعض وقت اپنی بعض غفلتون اور نادانیون سے ابتلا مین پھنسکر ہلاکت تک پہنچ سکتا ہے۔ ولا عصمة الا لمن عصمه الله اس واسطے مجھے ایمان بین الخوف والرجآء ملجاوے تو اُمید واثق ہے کہ میرا انجام اچھا ہو ہان مین جہان تک اپنے آپ کو دیکھتا ہون میرے لئے ایک بات بحمد الله موجود ہے کہ مین الٰہی رضا کا طالب اور اُس کا اُمیدوار ہون اور غضب الٰہی سے خائف اور خائف فی اللیل والنہار ہون مینے بابن اعتقاد اوّل کتاب الله اور پھر سنت رسول الله کو ایام فتن مین اپنے دائین بائین ہمیشہ رکھا ہے اور آئمۃ الاسلام آئمہ اربعہ فقہا اور آئمۃ الفقہ والحدیث بل آئمۃ اہل التصوف کی محبت کو بھی بحمد الله لحہ کے لئے نہین چھوڑا اگر آپ سوچو تو عبد الواحد کو اپنی لڑکی امامہ رحمہا الله کا نکاح تمھارے والد ماجد کی محبت کا ہی ثمرہ تھا ابتدا سے میرے کانونمین شیخ الاسلام الشیخ ابن تیمیہ وتلمیذ الشیخ ابن قیم کی مذمت پہنچی مگر میرا دل اُنکی محبت سے پُر ہے مین موافق اور مخالف کی باتین سُن لیتا ہون مگر مجھے بحمد الله۔ الله تعالے کی کتاب قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کی محبت مین ترقی ہوتی ہے سبینے دنیا کے بڑے بڑے تعلقات اور آمدنی کو جو بظاہر مفید عام ہوتی ہے ا راحت رسان ترک کرکے قادیان کی اقامت جیسے ایسے ہی امور پر نظر کرکے اختیار کرلی ہے۔

میری عمر کا بڑا حصہ گذر گیا ہے اور کم باقی معلوم ہوتا ہے قسم قسم کے امراض آئے دن لاحق ہوتے ہین اس لئے مین کونسی دنیوی امید پر رسول کریم کو ناراض کرنے کی جرأت کرسکتا ہون۔

مینے تجربتہ الہامات الصیدین

## مرزا غلام احمد قادیانی

کو صادق یقین کیا ہے اور ہرطرح کامل ارادہ اور استقلال سے اُسکا ساتھ دیا ہے۔ دنیا کے لعن وطعن کی پروا کی وھذا امر ظاھر اجد الاخفاء فیہ

## آفتاب آمد دلیل آفتاب

لاکن آجکل ایک عظیم الشان امر پیش آگیا ہے جس مین آپ سے اعانت چاہتا ہون واعتقد ان المعین ھو الله یارب ایاك نعبد وایاك نستعین اور مجھے یقین ہے کہ آپ کی اعانت بمصداق ما کان العبد فی عون اخیہ المسلم کان الله فی عونہ باعث برکات ہوگی اور وہ امر عظیم یہ ہے کہ مجھے میان الٰہی بخش اکونٹنٹ اور عبد الحق الغزنوی اور مولوی محی الدین لکھوکے والے اور آپ کے جدّاد کی نسبت بھی کامل یقین ہے کہ ہر ایک ان مین سے مفتری علی الله نہین اور ہرگز نہین اور مینے پختہ طور پر سُنا ہے کہ ان لوگون کو مرزا جی کے خلاف الہامات ہوئے ہین پس مین چاہتا ہون کہ ان مخالف الہامات کو سنون۔ آپ سعی فرماوین کہ ایک مجموعہ ایسے الہامات کا جو مرزا جی کے خلاف ہون جمع کرلون پھر اُسپر کامل توجہ اور غور سے کام لون آپ ضرور کوشش سے کام لین۔ کہ ہین ہرطرح انشاءالله فائدہ ہے ضرر کا وہمہ نہین ودمارئیت منی خیرا فقط۔

؛ والحمد لله رب العلمین ؛

## بیک کرشمہ دو کار

### "تقریر حضرت اقدس"

جو جلسہ دھرم مہوتسو کی تقریب پر لاہور مین پڑھی گئی تھی۔ اسلام کی حقیقت سے اگر واقفیت پیدا کرنا چاہو تو اسے ضرور پڑھو یہ تقریر چھوٹی تقطیع پر جداگانہ چھپی ہے اور اس کی قیمت ۸ر ہے مگر ہمارے ایک مخلص دوست اس خیال سے کہ اس کی اشاعت ہو اور بندگان خدا کو روحانی فائدہ پہنچے ان لوگون مین جو بالکل خریدنے کی استطاعت نہین رکھتے مفت تقسیم کرنا چاہتے ہین انھون نے یہ بھی مناسب سمجھا ہے کہ اس تقریر کی فروخت سے جو کچھ وصول ہو وہ حضرت اقدس کے مشن مین دیا جاوے۔ اس لئے وہ اشتہار دیتے ہین کہ اس تقریر کی قیمت وہ (۴ر) سے لے کر (۳ر) تک تجویز کرتے ہین۔ پس جو صاحب اس تقریر کو لینا چاہین وہ (۴ر) یا ۳ر کے ٹکٹ مع آدہ آنہ کے ٹکٹ برائے محصول مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجدین۔ ہم اُمید کرتے ہین کہ حضرت اقدس کی اس بے نظیر تقریر کے شائق اس موقع کو ہاتھ سے نہ دین گے اور فوراً درخواستین بھیجکر منگوالین گے۔ پتہ یہ ہے میان عبد العزیز انبالوی معرفت چودھری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ۔

## ضروری اطلاع

اکثر احباب نے شکایت کی ہے کہ انکو اخبار کے دو نمبر اکٹھے پہونچے ہمکو اس سے پیشتر بار بار لکھنا پڑا ہے کہ ایک گاؤن مین جسقدر مشکلات مطبع کے متعلق ہوسکتی ہین وہ علی العموم کوئی نہ کوئی رکاوٹ ڈال کر حارج ہو جاتی ہین یہ نہین کہ ہم ان کے دور کرنے کی کوشش نہین کرتے حتی الوسع سعی کی جاتی ہے مگر الله تعالی جب چاہیگا اُن کو آسان کر دیگا۔

انھین رکاوٹون نے ۱۴ر اور ۱۳ر اگست کے الحکم مین غیر متوقعہ دیر کرادی ہے جسکو ہمارے یہان کے احباب خوب جانتے ہین اس لئے ایسی مجبوریون پر ہمکو معذور سمجھا جاوے۔ (ایڈیٹر)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# مرہم عیسیٰ یا مرہم رسل یا مرہم حواریین

## یہ مرہم نہایت مبارک مرہم ہی جو زخموں اور جراحتوں اور نیز زخموں کے نشان معدوم کرنے کیلئے نہایت نافع ہے

یہ وہ مرہم ہے جو واقع صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے یعنی ان کے **صلیبی زخموں** کے واسطے بنائی گئی تھی جب کہ حضرت **مسیح** صلیب کے بعد حواریوں کو ملے اور اپنے وہ زخم ان کو دکھلائے جو صلیب پر کھینچنے سے آپ کے ہاتھوں اور پیروں میں لوہے کے کیل ٹھونکنے سے لگ گئے تھے تو حضرت **مسیح** کے ان چوٹوں اور زخموں کے لئے یہ مرہم طیار ہوئی۔

**جو برابر چالیس روز تک حضرت مسیح کے صلیبی زخموں پر لگتی رہی اور اسی سے خدا تعالےٰ نے آپ کو شفا بخشی**

اور اس مرہم کا اس تواتر سے **طبی کتابوں میں** ذکر ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا **عیسائی ڈاکٹر** اور کیا **یہودی مجوسی طبیب** اور کیا **اطبار اسلام** سب نے اس مرہم کو اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس مرہم کے بارہ میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے حواریوں نے اس کو بنایا تھا چنانچہ ہزار کتاب سے زیادہ میں اس مرہم عیسیٰ کا ذکر معہ وجہ تسمیہ درج ہے اور اس کے عجیب وغریب فوائد کی سب نے شہادت دی ہے اور اسکی اکسیر تاثیر کو تمام طبیبوں نے تسلیم کیا ہے غرض اس مرہم کی تعریف میں اسیقدر لکھنا کافی ہے

**کہ حضرت مسیح تو بیماروں کو اچھا کرتے تھے مگر اس مرہم نے حضرت مسیح کو اچھا کیا۔**

## یہ مرہم تمام قسم کی زخموں کیلئے نہایت پُرتاثیر دوا ہے

اس کے لگانے کے ساتھ ہی زخم کی اصلاح شروع ہو جاتی ہے اور پھر زخم مندمل ہو جاتے ہیں مندرجہ ذیل امراض کے لئے جسقدر مرہم اور مالش کے تیل آج کل رائج ہیں سب سے بہتر اور زود اثر مفید ہی نہایت احتیاط سے اصل اجزا کو مہیا کرکے اس مرہم کو طیار کیا جاتا ہے

**طاعون - سرطان کے زخم - خنازیر کے گھاؤ - گلٹیاں - چوٹوں کے زخم - پھنسی - پھوڑے**

**گنج - خارش - طرح طرح کی جلدی بیماریاں - ہر قسم کے ناسور - پرانے گندے زخم - تلی کے ورم**

**بواسیر کے درد - ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا - کان سے ریم کا بہنا - سیاہ نوروں کا کاٹ لینا**

**عورتوں کی خطرناک بیماریاں - سرطان رحم وغیرہ وغیرہ قیمت فی ڈبیہ ۱۲؎**

# کارخانہ مرہم عیسیٰ

## حکیم محمد حسین لاہور بھاٹی دروازہ سے طلب کرو

# ممیری کا سرمہ

## مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اِس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑدال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور اوویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھاسکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۸ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم ۸ فی تولہ ۸ خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیری سرمے کے اشتہارون سے بچا چاہئے

**المشتہر پروفیسر میاسنگہ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور**

## اِس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیریکا سرمہ جو سردار میاسنگہ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھہ آنا کہتے ہین جلن کمزوری نظر ناخنہ پاپر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لئے ہر کسیکو لئے استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرونکا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلئے ممیریکا سرمہ ضروری ہے

راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - پی - ایم سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی -

**۲** مین بڑی خوشی سے ممیریکے سرمہ کی فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میاسنگہ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مینے اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمرہ ۴ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہی مریضیہ مذکور کی آنکھون کی پلکو مین خود غدود دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑدال پڑتے تھی اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین اُنمین سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اس کی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئیمین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ خود ان اشیا کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھہ سکتی تھی مریضیہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل

**۳** مین نے ممیریکے سرمہ کا جو کہ سردار میاسنگہ نے تیار کیا ہے اُن مریضو پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکہا مفید پایا - میری رائے مین خاصکر اُن مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برجلال گھوس رای بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری گورنر جنرل ہند

**۴** مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیریکا سرمہ جو کہ سردار میاسنگہ اہلووالیہ نے طیار کیا ہے اپنی زیر علاج بھی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے -

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید محمد شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

## پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اہلی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء مین جمع کیا گیا ہے-

انوار احمدیہ پریس مین شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا